REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۲ وفا ۱۳۳۹ھش ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۲۰ جولائی بوقت پونے آٹھ بجے شام بذریعہ تار

حضور کو رات بفضلہ تعالیٰ نیند اچھی آگئی۔ حضور اپنی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔ الحمد للہ

احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

کانگو نے بلجمی فوج کو نکالنے کیلئے روسی فوج کو بلانے کا فیصلہ کر لیا

فوج طلب کرنے سے قبل حفاظتی کونسل کے فیصلہ کا انتظار کیا جائے گا

لیوپولڈ ویلا ۲۱ جولائی۔ کابینہ کانگو نے روس یا افریشیائی بلاک کے کسی اور رکن سے اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ وہ فی الفور اپنی فوج کانگو بھیج کر کانگو کو بلجیئم کی فوج سے نجات دلائے۔ مسٹر لوممبا وزیر اعظم نے کابینہ کے اجلاس کے اختتام پر بتایا کہ میں کانگو سے بلجمی فوج نکالنے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ہر ذریعہ سے مدد لینے کو تیار ہوں۔ آپ نے کہا میں حفاظتی کونسل کے فیصلے کا انتظار کرونگا۔ اس کے بعد فی الفور کارروائی شروع کر دی جائیگی۔

مسٹر لوممبا نے کہا جس ملک کی فوج جمہوریہ کانگو کی اپیل پر آئے گی وہ بلجمی فوج کے نکل جانے کے بعد یا زیادہ سے زیادہ کانگو میں امن قائم ہونے کے بعد فی الفور ملک سے نکل جائے گی

لیوپولڈ ویلا کی اطلاع کے مطابق بلجیئم کی فوج نے دار الحکومت سے اپنے اڈوں کو واپس جانا شروع کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی فوج کے کمانڈر جنرل وان ہارن نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج نے تھیس ویلا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ وہ چھاؤنی ہے جہاں دو ہفتے پیشتر کانگو کی فوج نے بغاوت کا آغاز کیا تھا۔ جنرل وان ہارن نے کہا اب اقوام متحدہ کی فوج متادی نامی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔

اکرا سے اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ امریکہ اور روس

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

سیالکوٹ میں معدے کی ایک پراسرار بیماری سے سو افراد ہلاک

صرف ایک دن میں اس بیماری سے اکیس اموات ہوئیں

سیالکوٹ ۲۱ جولائی۔ سیالکوٹ میں معدے کے ایک پراسرار مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کل ایک سو تک پہونچ گئی۔ پرسوں شام صرف ایک دن میں اکیس اموات کی اطلاع ملی ہے نالہ ایک کے ساتھ محلہ ڈنگہ پورہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ کل شام وہاں ۱۶ اموات ہوئیں۔ نواحی علاقوں موضع ستراہ اور عدالت پور میں اس مرض سے قریباً ایک درجن اموات ہوئیں۔ سول حکام صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہنگامی اقدامات اختیار کر رہے ہیں

دریں اثناء کل یہاں بریگیڈیر عباس بیگ اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء سیالکوٹ ایریا کو مقامی صحافیوں نے ایک ملاقات میں شہر میں معدے کے مرض سے پیدا ہونے والی نازک صورت حال سے آگاہ کیا۔ بریگیڈیر عباس بیگ نے یقین دلایا کہ وہ اس سلسلے میں ضروری اقدام کریں گے اور اگر سول حکام صورت حال پر قابو پانے میں ناکام رہے تو فوجی حکام سے مدد لی جائے گی

لنکا میں عام انتخابات کے نتائج

شری لنکا فریڈم پارٹی جیت رہی ہے

کولمبو ۲۱ جولائی۔ لنکا کے عام انتخابات میں اب تک ۳۱ نشستوں کے نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان نشستوں پر شری لنکا فریڈم پارٹی کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان میں سے ۲۲ نشستیں اس پارٹی نے جیتی ہیں۔ جبکہ یونائیٹڈ نیشنل پارٹی کو صرف چھ نشستیں ملی ہیں۔ شری لنکا فریڈم پارٹی کی قیادت سابق وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے آنجہانی کی بیوہ کر رہی ہیں۔

صدر لبنان نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا

بیروت ۲۱ جولائی۔ قاہرہ ریڈیو نے حکومت لبنان کے ایک سرکاری بیان کے حوالہ سے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ صدر لبنان جنرل فواد شہاب نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے انہوں نے کل اس بناء پر استعفیٰ دے دیا تھا کہ اب حالات معمول پر آگئے ہیں۔ اس لئے ایک نئے صدر کا انتخاب عمل میں آ جانا چاہیئے انہوں نے ملک میں پانچ ماہ کی بغاوت کے بعد کمیل شمعون کی جگہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۸ء کو صدارت کا عہدہ سنبھالا تھا۔ نئی پارلیمنٹ کے ۹۹ ممبروں میں سے ۸۰ ممبروں نے کل ان سے اپنا استعفیٰ واپس لینے کی درخواست کی تھی جسے انہوں نے منظور کر لیا

امریکہ کے خلاف روس کا ایک اور احتجاج

واشنگٹن ۲۱ جولائی۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق روس نے امریکہ کے نام ایک اور احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے جس میں امریکہ کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ مغربی جرمنی کے لئے میزائل مہیا نہ کرے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا دورۂ امریکہ

لنڈن (بذریعہ ڈاک) محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب صدر شعبۂ ریاضیات امپیریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی ابھی حال ہی میں یورپ کے دورہ سے لنڈن واپس آئے ہیں۔ اب آپ چھ ہفتے کے دورہ پر امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں بھی آپ امریکی یونیورسٹیوں میں سائنس کے مختلف موضوعات پر اہم لیکچر دیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آپ کو بیش از بیش ترقیات سے نوازے اور ملک و ملت اور عالم انسانیت کی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

نیپال کے علاقے پر چین کا ایک اور حملہ

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ ہندوستان ٹائمز کو کھٹمنڈو سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت نیپال نے نیپالی علاقے میں چینی فوج کے ایک اور حملے کے خلاف چین کے نام احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے اخبار مذکور کی اطلاع کے مطابق چینیوں کا یہ حملہ مستانگ کے قریب واقع علاقے میں عمل میں آیا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں چند دن پیشتر چینی فوج نے حملہ کیا تھا اس حملہ کے بعد چین نے نیپال سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی فوج نیپال کی سرحد سے بارہ میل پیچھے ہٹا لے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت وسطی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

اسلام کا فیصلہ

(۲)

یہاں ہم "ابن اللہ" کے نظریہ کی ذہنی الجھن ظاہر کرنے کے لئے "اخوت" ہی کے ایک مضمون کو پیش کرتے ہیں جو ایڈیٹر صاحب کا چکیدہ قلم ہے۔ اور جو "ابن اللہ" کے زیر عنوان لکھا گیا ہے۔ آپ "مغالطے" کی ذیلی سرخی کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"فقط وہی لوگ جو بائیبل سے کم واقف ہیں۔ اس قسم کے خیالات کو اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہیں کہ جن سے ہمارے نامہ نگار کی طرح اس کے دیگر ہم خیال احباب کو بھی ذہنی خلش محسوس ہوتی ہے۔ تاوقتیکہ اولین مسیحی بائبل کی صحیح تعلیم پر عامل رہے انہیں باپ اور بیٹے کے باہمی رشتہ کی اصلیت کے متعلق کبھی غلط فہمی نہیں ہوتی چوتھی صدی کے اوائل میں شہنشاہ قسطنطین کے تبدیل مذہب کے ساتھ بت پرستوں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل کلیسیا ہوئی۔ وہ مسیحی ایمان میں ابھی خام اور کچے تھے۔ ان کے خیالات بت پرستانہ تھے اور نیز سے غلط فہمیوں نے بھی اپنا سر اٹھایا۔ اس بدعت کا بانی مبانی وہ سوائے عالم کذاب اریئس تھا۔ اس نے اس خیال کو رواج دیا کہ لازماً باپ وہی ہو سکتا ہے جس سے بیٹا پیدا ہو اور دلیل یہ دی کہ بیٹے سے پیشتر باپ کا وجود لازم ہے۔ لہذا ایک وقت تھا جب بیٹا نہ تھا اور تب خلقت کے پہلو تھے کی صورت میں باپ نے وجود میں لایا۔ بزرگ بشپ اتھاناسیس کی قسم کے ایماندار مسیحی مفکرین فوراً اس خطرہ کو بھانپ گئے کہ مسیحیت میں خدا کے متعلق بت پرستانہ خیالات داخل کئے جا رہے ہیں اور وہ یوں کہ ایسے شخص کو جو درحقیقت خدا نہیں۔ ایک طرح کا دوسرا دیوتا بنایا جا رہا ہے یہی وہ غلطی تھی جس کی تین صدیاں بعد آنحضرت نے بجا طور پر اصلاح فرمائی۔ جب مسیحی کلیسیا نے اپنا عقائد نامہ وضع کیا تو اس بات کا خاص خیال رکھا کہ باپ۔ بیٹے کا رشتہ محبت ہے۔ اور دوسرے "زبور میں پیدا ہوتے" کی اصطلاح کا مفہوم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے"۔

(اخوت لاہور جون ۱۹۶۰ء)

جب مدیر "اخوت" یہاں تک لکھ چکے تو گھبرا گئے کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں یہ تو اسلام کی تائید ہو رہی ہے۔ کیونکہ اسلام بھی انسانوں کے لئے ابن اللہ کو ایک استعارہ ہی سمجھتا ہے جو تورات وغیرہ میں استعمال کیا گیا ہے چنانچہ فوراً آپ نے پینترا بدلا اور آگے لکھ مارا کہ

"جب ہم کہتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے تو اس سے ہماری مراد یہ نہیں ہوتی کہ وہ نعوذ باللہ خدا کا خلق کردہ کوئی وجود ثانی ہے جو رتبہ میں خدا سے کمتر ہے بلکہ یہ کہ اس کا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے۔ وہ خدا سے خدا ہے اور کسی صورت مخلوق نہیں لیکن اسکے یہ بھی معنے نہیں کہ خدا دو ہیں (ہم بھی اہل اسلام کی طرح خدا کی وحدانیت کے شدت سے قائل ہیں) لیکن اگر خدا ہی اپنی وحدانیت کا راز جو فی الحقیقت ایک راز عمیق ہے ہم پر منکشف نہ کرتا تو اس کا سمجھنا عقل انسانی سے بالاتر ہوتا۔"

(اخوت لاہور جون ۱۹۶۰ء)

گویا آپ اس لئے ابن اللہ کے معنی سے گریز کر رہے تھے کہ کہیں "یسوع مسیح" کو نعوذ باللہ "ابن" ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے کم درجہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ کے برابر ہے آپ کو "ابن اللہ" کہنے سے تو جز استعارہ کا عذر لیا جا سکتا تھا۔ جو عذر ایڈیٹر صاحب اخوت آپ کو دیتے ہیں۔ اس کی تو سوا اسکے اور کوئی توجیہہ ہو ہی نہیں سکتی کہ آپ (نعوذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ کے پورے پورے شریک ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بیٹے نہیں بلکہ العوذ باللہ خدا تعالیٰ کے "بھائی" ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اور یسوع مسیح" کا ایک ہی جوہر ہے اسی طرح وہ بقول عیسائی ایڈیٹر کے "خدا سے خدا ہے اور کسی صورت مخلوق نہیں"۔ شرک کا یہ عجیب ذہنی گورکھ دھندا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ایک اضحوکہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور کوئی عقل اللہ تعالیٰ کے اس طرح دو ٹکڑے ماننے کو تیار نہیں ہو سکتی۔ اسلام ایسے عقیدے کی پر زور تردید کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے واحد و لاشریک ہونے کا نظریہ پیش کرتا ہے اور صاف صاف لفظوں میں دو یا زیادہ خداؤں کی خرابیاں بیان کرتا ہے اور خود متداول انجیل بھی ایسے عقیدے کو دھکے دیتی ہے۔ کیونکہ اگر یسوع مسیح خدا سے خدا ہوتا تو وہ کبھی یہ نہ کہتا کہ

ایلی ایلی لما سبقتنی

یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کے آگے یہ پکار صرف کسی دماغی عارضہ والے ہی کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ نارمل ذہن تو اسکو سمجھ نہیں سکتا۔

خدا تعالیٰ کے "ہمزاد" کا نظریہ ایڈیٹر صاحب کے اس دعوے کے بھی منافی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے شدت سے قائل ہیں۔ دراصل یہ بھی اسی طرح کا بت پرستانہ نظریہ ہے جس طرح کا بت پرستانہ نظریہ "ابن اللہ" کے متعلق خود ایڈیٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے اور جس کو "پولوس رسول" نے رومیوں میں "یسوع مسیح" کو مقبول بنانے کے لئے خالص واحدانیت کے نظریہ کی بجائے اختیار کر لیا تھا۔ اس طرح خواہ کوئی "یسوع مسیح" کو خدا تعالیٰ کا بیٹا یا خدا تعالیٰ کا ہمزاد مانے خالص وحدانیت کے عقیدہ کے منافی ہے۔ وحدانیت کا خالص عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہے اور اسکے سوا جو کچھ ہے مخلوق ہے۔ البتہ خدا تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے رسول بھیجتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی رسول ہیں اور اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں جیسا کہ ہم نے اس مضمون میں بیان کیا ہے۔ قرآن کریم نے یہودیوں کے الزامات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بری کرنے کے لئے بعض خاص الفاظ آپ کے لئے فرمائے ہیں۔ چونکہ آپ کا قیصر درپیش تھا اور یہودی نعوذ باللہ آپ کی ذات پر نہایت گندے الزامات لگاتے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی پر بھی دروغ لگاتے تھے اس لئے قرآن کریم نے آپ کی بریت کے لئے اصل حقیقت بیان فرمائی ہے اور آپ کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہہ کر یہ شہادت دی ہے کہ یہودیوں کے الزامات سراسر نادرست ہیں حضرت مریم عفیفہ تھیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر عیسائیوں نے اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھ لیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان اوصاف میں منفرد تھے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ الفاظ تو اس طرح استعمال کئے گئے ہیں جس طرح عدالت میں کسی ملزم کی صفائی پیش کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر اس پر بے ایمانی کا الزام ہو اور شہادت دی جائے کہ نہیں وہ بڑا ایماندار ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اسکے سوا کوئی دوسرا انسان ایماندار ہی نہیں ہے اسی طرح چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور وفات دونوں پر یہودی معترض تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی طرف سے صفائی پیش کی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ ان اوصاف میں منفرد ہیں۔ پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ یہ اوصاف تو تمام بندگان حق میں مشترک ہوتے ہیں۔ تمام بندگان حق روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہوتے ہیں اور تمام بندگان حق کا رفع الی اللہ ہوتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو روح الطاغوت یا کلمۃ الطاغوت ہوتے ہیں اور ان کا رفع طاغوت کی طرف ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فریسی تھے یا دوسرے بندگان حق کے زمانہ میں ان کے شدید مخالفین تھے ابوجہل اور ابولہب روح الطاغوت اور کلمۃ الطاغوت نہیں تھے تو اور کیا تھا مرنے کے بعد ان کی روحیں طاغوت ہی کی آغوش میں گئی ہیں۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صفائی میں جو اوصاف بتائے گئے ہیں ان کا مطلب وہ ہوتا جو ہمارے بھولے بھالے عیسائی لینا چاہتے ہیں اور اسکو آپ کی الوہیت کی دلیل سمجھتے ہیں تو قرآن کریم میں آپ کی الوہیت اور ابن اللہ ہونے کی اس قدر زبردست تردید کیوں ہوتی اور آپ کی اور آپ کی والدہ ماجدہ کی بشریت پر کیوں زور دیا جاتا۔ چنانچہ قرآن کریم نے آپ کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان کو واضح کرنے کے لئے آپ کو "بل عباد مکرمون" ہی میں شامل کیا گیا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک عبد تھے۔ البتہ آپ عباد مکرمون میں داخل تھے۔

(باقی)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ (بیوہ ملک نواب الدین صاحب رضی اللہ عنہ سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) جو کرم و محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی بڑی بھاوج ہیں۔ چھاتی کے کینسر کیوجہ سے عرصہ سے بیمار ہیں اب انکی طبیعت زیادہ خراب ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بزرگان سلسلہ اور درویشان دارالامان سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک صلاح الدین خان از لاہور)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان

فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امی ہونے کا سورۃ اعراف میں جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں

امی کے معنے

کرنے میں مفسرین اور عام لوگوں نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تعلیم یافتہ تھے یا نہیں۔ اکثر مسلمان مصنفین اور مورخین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ امی تھے یعنی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ لیکن بعض نے کہا ہے کہ حروف شناسی کر سکتے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ کوئی کوئی لفظ بھی پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ وہ

صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال

کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار مکہ سے معاہدہ کیا اور اس معاہدہ کے لکھنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تو جیسا کہ دستور ہے ابتداء میں یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ معاہدہ فلاں شخص اور فلاں شخص کے درمیان ہے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں لکھا کہ یہ معاہدہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان اور رؤسائے مکہ کے درمیان ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ عبارت لکھی تو مکہ کے رؤسا نے کہا کہ سوال تو یہی ہے کہ ہم محمدؐ کو رسول اللہ نہیں مانتے اگر آپ کو رسول اللہ مانتے تو ہم بھی آپ کی طرح ان کے خادموں میں شامل ہوتے اگر آپ لوگ اس عہد نامہ پر

رسول اللہ کے الفاظ

لکھیں گے تو ہم دستخط نہیں کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم دستخط کردیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ گویا ہم نے آپ کو رسول اللہ مان لیا۔ کفار کے اعتراض کرنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ کہ رسول اللہ کے الفاظ مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے تو مٹایا نہیں جاتا آپ خود ہی مٹا دیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لے لیا اور انگلی سے وہ الفاظ مٹا دیئے اس واقعہ سے لوگ استدلال کرتے ہیں کہ آپ حروف شناسی کر سکتے تھے کیونکہ آپ نے اس وقت یہ دریافت نہیں فرمایا کہ یہ الفاظ کہاں لکھے ہیں۔ اسی طرح

بعض روایات میں آتا ہے

کہ جب آپ کسی کو قرآن کریم کی آیات لکھاتے تو ساتھ ہی یہ بھی بتاتے جاتے کہ یہ حرف اس ح سے ہے اور دوسری ہ سے نہیں یا یہ حرف بڑے قاف (ق) سے ہے چھوٹے قاف (ک) سے نہیں۔ اس سے بھی لوگ استدلال کرتے ہیں کہ آپ حروف شناسی کر لیتے تھے۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ امی کے معنے یہ ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لکھنا نہیں جانتے تھے۔ لیکن پڑھ لیتے تھے جیسے

حضرت جعفر کا قول

ہے کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یتلوا صحفا مطهرة کے الفاظ آتے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کتاب دیکھ کر پڑھ سکتے تھے ان کے نزدیک تلاوت کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید سامنے رکھ کر پڑھا جائے۔ عیسائی بھی کہتے ہیں کہ لکھنا نہ جانتے تھے مگر پڑھ سکتے تھے۔ وہ یہ اس لئے کہتے ہیں کہ تا قرآن کریم آپ کے امی ہونے کی وجہ سے معجزہ ثابت نہ ہو۔ معلوم نہیں مسلمان مفسرین اور مورخین کو اس بحث میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سلسلہ میں جہاں اس قسم کی باتیں بیان کی گئی ہیں کہ آپ نے شوربے میں ہاتھ ڈال کر کدو نکال کر کھایا۔ آپ نے فلاں قسم کا کپڑا پہنا۔ فلاں رنگ کی چادر اوڑھی وہ دھاری دار تھی یا بغیر دھاری کے تھی۔ سوکھا گوشت تناول فرمایا۔ آپ نے کھجوریں کھائیں وہاں یہ بحث بھی آجائے کہ آپ لکھ پڑھ سکتے تھے یا نہیں تو کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ محب کو اپنے

محبوب کی ہر بات

پیاری لگتی ہے۔ اور اس کی ہر بات کا ذکر کر کے وہ خوش ہوتا ہے۔ کہتے ہیں مجنوں گلی میں سے گزر رہا تھا کہ اس کے سامنے لیلیٰ کا کتا آگیا۔ مجنوں نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور اسے پیار کرنے لگ گیا۔ کوئی آدمی پاس سے گزرا اور اسے کتے کو پیار کرتے دیکھ کر کہنے لگا کیا پاگل ہو گئے ہو کتے کو پیار کر رہے ہو۔ مجنوں نے اسے جواب دیا میں کتے کو پیار نہیں کر رہا میں تو لیلیٰ کے کتے کو پیار کر رہا ہوں۔ پس سوال کھجور اور کدو کھانے کا نہیں بلکہ

سوال یہ ہے

کہ معشوق نے فلاں چیز کھائی اور عاشق کو اچھی لگی۔ اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ جستجو میں رہتے تھے کہ آپ نے کیا کھایا۔ آپ نے کیا پہنا۔ یہ سب محبت کی باتیں ہیں۔ اسی سلسلہ میں اگر کوئی یہ معلوم کرنا چاہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھے لکھے تھے یا نہیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سب باتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لانے کے لئے ہیں۔ جیسے کوئی شخص آپ کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لانے کے لئے پوچھے کہ آپ کا قد لمبا تھا یا چھوٹا آپ کا جسم بھاری بھرکم تھا یا دبلا تھا۔ آپ کا رنگ سفید تھا یا گندمی کیونکہ جسمانی باتیں دریافت کر کے وہ اپنے

محب کا نقشہ

اپنی آنکھوں کے سامنے لانا چاہتا ہے۔ جیسے کہ انسان اپنے بچوں کا یا بیوی کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاتا ہے۔ مثلاً اس کا کوئی بچہ دُور کہیں پڑھنے کے لئے گیا ہوا ہے یا اس کی بیوی فوت ہو چکی ہے یا اور کوئی عزیز اس سے جدا ہے۔ تو وہ ان سب کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاتا ہے۔ اسی طرح جب ایک آدمی ان تمام باتوں کو پڑھ لیتا ہے جو صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قد کے متعلق آپ کے جسم مبارک کے متعلق۔ آپ کے رنگ کے متعلق بیان کیں تو اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے محبوب کا نقشہ آجاتا ہے۔ لیکن اگر یہ بحث کی جائے کہ امی نبی کے آنے کی جو پیشگوئی تھی وہ کس طرح پوری ہوگی۔ تو معلوم نہیں اچھے بھلے عقلمند لوگ کیوں اس بحث میں پڑ گئے۔ کہ آپ لکھ پڑھ سکتے تھے یا نہیں۔ دشمن تو

نقص نکالنے کی کوشش

کرتا ہی ہے۔ اور ایسا طریق اختیار کرتا ہے جس سے نقص ظاہر ہو۔ مگر اپنوں کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ بھی اس بحث میں پڑ گئے۔ کیا ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اس لئے قائل ہیں کہ آپ پڑھے لکھے تھے کیا ہم آپ کو سب انبیاء سے افضل اس لئے مانتے ہیں کہ آپ معمولی پڑھنا لکھنا جانتے تھے کیا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت

ہمارے دلوں میں اس لئے قائم ہے کہ آپ ا ب ل ہ پہچان سکتے تھے۔ یا آپ کہہ سکتے تھے۔ آپ کی عظمت تو ان علوم کی وجہ سے ہے جنہیں دنیا کا بڑے سے بڑا عالم دنیا کا بڑے سے بڑا فلسفی دنیا کا بڑے سے بڑا مفکر اور دنیا کا بڑے سے بڑا تاریخ دان بھی بیان نہیں کر سکتا۔ حروف پہچان لینا کہ یہ ح ہے اور یہ خ ہے اور یہ د ہے یا اللہ کا پہلا حرف الف ہے دوسرا لام ہے اور لام پر تشدید ہے اور آخر میں ہ ہے۔ ان تینوں کو ملانے سے اللہ بن جاتا ہے کونسی عظمت کی بات ہے۔ آپ کی عظمت کی وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کے وہ طریق بتائے جو کسی اور نبی نے نہیں بتائے۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کو ایسے طور پر قائم کیا۔ کہ پہلے کوئی نبی ایسے طور پر قائم نہیں کر سکا۔ آپ نے ایک

ایسی کامل تعلیم پیش کی

جس کی موجودگی میں ہمیں کسی دوسری طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نظام کو چلانے کے لئے کسی کا محتاج نہیں وہ قادر و قیوم ہے۔ سب دنیا اس کی محتاج ہے۔ اور خدا تعالیٰ

غیب دان ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز جو نظر بھی نہیں آتی وہ اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے۔ اللہ تعالےٰ کا کسی قوم سے پیار نہیں اور اسے کسی قوم سے دشمنی نہیں جیسے اعمال بجالاؤ گے اسی کے مطابق تم سے سلوک کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ اخلاق حسنہ کیا ہیں اور اخلاق سیئہ کیا ہیں بنی نوع انسان کس طرح اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتے ہیں۔ قومیں کس طرح کامیاب ہوتی ہیں اور کس طرح تباہ ہوتی ہیں۔ کس قسم کی غذائیں انسان کو کھانی چاہئیں۔ اور کس قسم کی غذائیں انسان کی

روحانی اور جسمانی صحت

کے لئے مضر ہیں ہمیں اس بحث سے کیا تعلق کہ امی ہونے کے لحاظ سے آپ حروف پہچان سکتے تھے یا نہیں۔ کچھ پڑھ سکتے تھے یا نہیں اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا پڑھنا جانتے تھے تو پھر بھی ہمارے سوال کے لحاظ سے آپ امی ہی رہیں گے۔ کیا اگر کوئی شخص حروف شناس ہو تو وہ عالم بن جاتا ہے۔ ہمارے پنجاب میں سکھ پنجابی لکھ پڑھ لیتے ہیں کیا ہم ان کو عالم کہتے ہیں۔ اگر ان کو چھوڑ بھی دیا جائے تو کیا انٹرنس پاس کرنے والے یا مولوی فاضل پاس کرنے والے یا بی۔اے پاس کرنے والے کوئی بڑے عالم بن جاتے ہیں۔ دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس قسم کی بحثیں اس لئے کی گئی ہیں کہ بحث کرنے والوں نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور

فضیلت کی وجہ کیا ہے

آپ کی عظمت اس لئے نہ تھی۔ کہ آپ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین پڑھ سکتے تھے بلکہ اس لئے ہے۔ کہ ان الفاظ میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ نہ آپ کے سوا کسی نے بیان کیا اور نہ بیان کر سکے گا۔ اور وہ مضمون ایسا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہے دنیا میں خواہ کتنے ہی علوم پیدا ہوں۔ اس کتاب کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا نہیں کر سکیں گے۔ فلسفہ سائنس۔ تاریخ۔ علم النفس کی کتنی بھی ترقیات ہوں۔ علم نباتات علم حیوانات اور طبقات الارض کا علم کتنا بھی ترقی کر جائے۔ ارضی اور سماوی علوم کی تحقیقات کرنے والے کتنا بھی زور لگائیں اس کتاب کی کہی ہوئی بات کو کبھی غلط ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کوئی

بڑے سے بڑا سائنسدان

اور بڑے سے بڑا فلاسفر یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو بات وہ کہہ رہا ہے۔ وہ کبھی غلط ثابت نہ ہو گی یا جو تھیوری اس نے قائم کی ہے وہ کبھی غلط ثابت نہ ہوگی۔ آئن سٹائن نے ایک تھیوری سورج کی شعاعوں کے متعلق قائم کی۔ اور دنیا یہ سمجھتی تھی۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس کی تھیوری کو غلط ثابت کر سکے۔ لیکن ابھی بیس سال بھی نہیں گزرے کہ پچھلے سال ایک امریکن سائنسدان نے اور مسٹر سلیمان نے اسی کی تھیوری کو غلط ثابت کر دیا اس کے علاوہ بھی سائنسدانوں کی بیسیوں تھیوریاں غلط نکلتی رہتی ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ یہ کتاب ہے۔ جس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ کبھی غلط ثابت نہیں ہو گا۔

یہ وہ چیز ہے

جس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ہے۔

(باقی)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ
— راولپنڈی —

امسال بھی حسب دستور سابق مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ایک تربیتی کلاس محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر از ۱۰ جولائی تا ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء منعقد کر رہی ہے۔ جس میں مربیان سلسلہ اور دیگر بزرگان کرام روزانہ مغرب سے عشاء تک مختلف علمی اور دینی مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ مرکز سے بھی بعض علماء کی شمولیت کی توقع ہے۔ اسلئے تمام جماعت راولپنڈی سے بالعموم اور خدام سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ روزانہ کلاس میں شریک ہو کر اس قیمتی موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ Notes لینے کے لئے کاغذ اور پنسل ہمراہ لائیں۔

ناظم تربیت واصلاح
مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

افریقہ میں اسلام

"اس وقت افریقہ میں تبلیغ کی خدمات صرف احمدیہ مشن انجام دے رہا ہے"

(منقول از روزنامہ انقلاب بمبئی ۳ر جولائی ۱۹۶۰ء)

جون ۱۹۶۰ء کا مہینہ براعظم افریقہ کی تاریخ میں آب زر سے لکھا جائے گا۔ اس لئے کہ اس مہینے کے آخری بارہ دنوں کے اندر افریقہ کے چھ ملکوں نے مغربی سامراج کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کیا۔

مسلمانانِ عالم کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ امر اطمینان و مسرت کا باعث ہے براعظم افریقہ کے مسلمانوں کو خاص دلچسپی ہے۔ . . . .

. . . کسی بھی براعظم میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب اتنا زیادہ نہیں جتنا براعظم افریقہ میں ہے۔

مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد براعظم ایشیا میں ہے۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ۴۲ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے تقریباً ۳۲ کروڑ مسلمان ایشیا میں آباد ہیں۔ لیکن ایشیا کی کل ایک ارب پچاس کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب بیس فی صدی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ ایشیا میں ہندوؤں کی آبادی بھی مسلمانوں کے برابر ہے۔ گویا ایشیا میں ہندو اور مسلمان ملکر چونسٹھ کروڑ کے برابر ہوتے ہیں۔

براعظم افریقہ کی کل ۲۱ کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کی آبادی نو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ افریقہ میں اتنی زیادہ آبادی کسی اور فرقے کی نہیں۔ گذشتہ ڈیڑھ دو سو سال میں عیسائیوں نے افریقہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے بہت کچھ کیا اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ افریقہ کے وحشیوں اور نیم وحشیوں کی عیسائی مبلغوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ اس کے باوجود افریقہ میں عیسائیوں کی تعداد ۵ کروڑ سے تجاوز نہ کر سکی۔ اگر مسلمانوں کو تبلیغ کی وہی سہولتیں حاصل ہوتیں جو عیسائیوں کو ہیں اور اگر مسلمان مبلغوں کو اسی سطح پر تربیت دی جاتی جس سطح پر عیسائی مبلغوں کو دی جاتی ہے۔ تو افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی کہیں زیادہ ہوتی۔ اور افریقہ مسلم براعظم کے نام سے یاد کیا جاتا بد قسمتی سے مولویوں اور ملاؤں کی بہت بڑی اکثریت اس قابل نہیں کہ تبلیغ کے ڈھنگ سے اسلام کی تبلیغ کر سکے۔ شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ نام نہاد مولویوں اور ملاؤں کی وجہ سے اسلام کو فائدہ سے زیادہ نقصان پہونچ رہا ہے۔ **اس وقت افریقہ میں تبلیغ کی خدمات صرف ایک احمدیہ مشن انجام دے رہا ہے۔** اگر مسلمانوں کے دوسرے تبلیغی مشن بھی افریقہ پہونچیں تو وہاں زیادہ تیزی کے ساتھ اسلام کی روشنی پھیلائی جا سکتی ہے۔

امریکہ کے ایک مشہور عیسائی مبلغ ڈاکٹر بیلی گرے ہم نے حال ہی میں افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد "نیویارک ٹائمس" کے ایک نمائندے کو ایک بیان دیا ہے۔ جس کے دوران میں انہوں نے کہا کہ افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مابین سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور ایک دن ایسا آ سکتا ہے کہ جب سارا افریقہ حلقہ بگوش اسلام ہو جائے"۔

کچھ عرصہ قبل برطانیہ کے ایک پادری نے لندن ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا تھا کہ "افریقہ میں اگر چار بت پرست عیسائی مذہب اختیار کرتے ہیں تو ان کے مقابلے میں سات بت پرست حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں . . . . . . ایک بت پرست کو مسلمان بننے میں صرف اور صرف چار منٹ لگتے ہیں۔ اس کے برعکس عیسائی بننے میں چار سال لگ جاتے ہیں"۔ یہ ایک طرح سے عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی ساکھ کا اعتراف ہے۔ اور اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ افریقہ کس طرف جا رہا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

میرے والد مرحوم

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

انیس جون کی صبح سلام مسنون اور مصافحہ کے بعد دعا کے لئے عرض کر کے والد صاحب سے رخصت ہوا۔ یہی میری آخری ملاقات تھی۔ اسی دن ربوہ پہنچ کر برادرم محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور جامعہ کے چند عزیز طلباء کے ساتھ کاغان کے لئے روانہ ہوا۔ تیئیس۲۳ اور چوبیس۲۴ جون کی درمیانی شب وادی کاغان کی ایک منزل بورا وئی میں ایک منذر خواب دیکھا۔ توجہ سفر کے ایک خطرہ کی طرف مبذول ہوئی۔ کچھ صدقہ دیا اور اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن کیا پتہ تھا۔ کہ طشتری میں چیرا ہوا جو دل دکھایا گیا تھا وہ میرے والد مرحوم کا متورم دل تھا۔

چوبیس۲۴ جون بروز جمعہ بعد نماز عصر والد صاحب کا انتقال ہوا۔ لیکن مجھے انتیس۲۹ جون کو ایبٹ آباد اطلاع ہو سکی۔ اسی روز روانہ ہو کر اگلے دن ربوہ ان کی قبر پر دعا کر کے گاؤں پہنچا جہاں بھائی بہن میرا انتظار کر رہے تھے

میرے والد مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ابتدائی زمانہ خلافت میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ احمدیت سے آپ نے ایسی وابستگی اور شیفتگی پیدا کی کہ دنیا کے حوادث اور زمانہ کے مصائب آپ کے پائے استقامت میں لغزش پیدا نہ کر سکے۔ کئی دفعہ آپ کا بائیکاٹ ہوا۔ ایک بار قصبہ کے لوگ مسلح ہو کر ہمارے گھر پر حملہ آور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملایا۔ تاہم کسی بھی موقعہ پر آپ کا قدم پیچھے نہیں ہٹا۔

ہمارے گاؤں میں صرف تین احمدی گھرانے تھے۔ ہر سال وہاں جلسہ ہوتا۔ رات دن بحث کا بازار گرم رہتا۔ چونکہ ہمارا قصبہ کاہنوان قادیان کے قریب تھا۔ اس لئے قادیان کے احباب قصبہ میں تشریف لاتے رہتے۔ اور اس طرح احمدیت کا چرچا رہتا۔ ایک دفعہ قصبہ کے لوگوں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا والد صاحب طبابت کی دکان کرتے تھے۔ ایک شب قصبہ کے ایک شخص کے پیٹ میں جو نفخ شروع ہوا تو اس کی حالت غیر ہونے لگی۔ بیمار کے اقرباء نے آکر آوازیں دینا شروع کیں گرمیوں کے دن تھے۔ ہم سب چھت پر سو رہے تھے۔ والد صاحب اٹھے اور دریافت فرمایا کون ہے؟ اور اس وقت آنے کی کیا غرض۔ اس نے وجہ بیان کی تو آپ نے فرمایا بھئی میرا بائیکاٹ ہے۔ میرے بڑے بھائی کے پاس جایئے (وہ احمدی نہ تھے لیکن بہت بڑے حکیم تھے) آنے والے نے کہا وہ بیمار نہیں ہیں۔ تو آپ نے فرمایا بھئی تو میرا بائیکاٹ ہے۔ وہ پکارا ہم بائیکاٹ توڑتے ہیں آپ خدا کے لئے تشریف لایئے۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے۔ گویا اس طرح اللہ تعالیٰ نے بائیکاٹ تڑوانے کی تدبیر فرمائی۔

مجھے یاد ہے میں اسوقت بہت چھوٹا تھا اگر دوپہر کے وقت بھی آپ کو خبر ملی کہ فلاں گاؤں میں ہمارا کوئی جلسہ ہے تو اسی وقت مجھے ساتھ لیکر چل پڑتے گرمی اور سفر کی وجہ سے میں پانی طلب کرتا تو فرماتے چلو تھوڑی دور گاؤں ہے آپ کی رفتار تیز ہوتی اور میں پیچھے رہ جاتا تو رک کر آواز دیتے جلدی چلو جلسہ شروع ہو گیا ہو گا۔ یہ ان کا طریق شوق دلانے کیلئے تھا۔

سنت ابراہیمی

ایک زمانہ میں جبکہ میرے تایا زاد بھائی ملٹری میں بھرتی ہو کر کافی روپیہ اپنے والد کو ارسال کر رہے تھے۔ ایک ہندو ساہوکار نے والد صاحب کو اور مجھے اس طرح مخاطب کیا کہ دیکھو تمہارے بھائی کتنا روپیہ کما رہے ہیں اور تمہارے تایا کی حالت آسودہ ہو رہی ہے۔ اگر تم بھی کوئی نوکری کر لیتے تو تمہارے والد صاحب کو بھی آرام پہنچتا۔ مجھے یاد نہیں۔ میں نے اس وقت انکو کیا جواب دیا تھا لیکن قادیان واپس آکر والد صاحب نے فوراً جواب دیا حالانکہ آپ خط کا جواب اکثر فوری نہ دیتے تھے کہ بیٹا جس دن میں تمہیں قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل کرانے گیا تھا۔ میں نے خدا کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جس طرح ابراہیم علیہ السلام۔ اسماعیل کو قربان کرنے کے لئے لائے تھے میں یہ بیٹا اسی طرح سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے تیرے حضور لے کر آیا ہوں۔ اے خدا شاہد ہے۔

خدا سے عہد باندھنے والے نے اپنی وفات تک اس عہد کو نبھایا۔ میرے وقف کی وجہ سے کبھی شکوہ کا ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لائے۔ بلکہ ہمیشہ اپنے کئے پر مسرور رہے اور تا دم زیست ان کی طرف سے مجھے مالی سہارا حاصل رہا۔ اور کبھی کسی خدمت کی انہوں نے خواہش نہیں کی نہ میرے سامنے نہ کسی غیر کے سامنے بلکہ اگر کبھی حقیر سی خدمت قبول کی تو بہت منت سماجت کروانے کے بعد۔

آپ کی تعلیم اور علمی شغف

آپ نے شینہ سکول میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی تھی۔ اور یہ بھی بڑی عمر میں لیکن ذاتی مطالعہ کے شوق سے آپ ہر قسم کی اخبار اور طب کی کتب کا مطالعہ کر لیتے تھے۔ الفضل کو بعض دفعہ کئی کئی بار پڑھتے طب کی مشکل سے مشکل کتاب کا آپ مطالعہ فرما لیتے بلکہ طب کی نئی اہم کتاب کی اشاعت کا بھی علم ہوتا اور اسے حتی المقدور منگواتے۔ میری ہمشیرہ نے مجھے بتلایا کہ اب بھی بعض دفعہ تختی لکھتے اور کاغذوں پر لکھتے رہتے گویا اپنا خط ٹھیک کرتے تھے اور ان کا یہ شغل تریسٹھ سال کی عمر میں بھی جاری تھا۔ یعنی اگر تحصیل علم "مہد" سے شروع نہیں کی تو لحد تک تحصیل علم کو ضرور جاری رکھا

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ شروع ہوتے ہی جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے اور صرف نماز کے موقعہ میں باہر تشریف لاتے ساری عمر نہایت سختی سے اس پر عمل پیرا رہے۔ اور ہمیشہ نصیحت فرماتے۔ ادھر ادھر مت پھرو۔ جلسہ پورا سنو ورنہ تمہارے آنے کا کیا فائدہ؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریریں آج تک کبھی اٹھ کر باہر نہیں گئے اور کوئی جلسہ سالانہ آج تک آپ نے نہیں چھوڑا۔ بلکہ سال کے دوران میں بھی ایک آدھ دفعہ مرکز میں تشریف لاتے۔

چندوں کی باقاعدہ ادائیگی

بغیر کسی یاد دہانی کے چندوں کی ادائیگی میں اتنا اہتمام فرماتے کہ آپ کی وفات پر حصہ آمد۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ انصار اللہ کا ایک پیسہ بھی آپ کی طرف بقایا نہیں نکلا۔ بلکہ بعض چندوں میں آپ کا فاضل نکلا اور اس پر کسی قسم کا تفاخر نہ تھا حتیٰ کہ آپ کی وصیت کا اکثر گھر والوں اور گاؤں والوں کو بھی علم نہ تھا۔ میں جب گاؤں جاتا۔ حضور کی صحت کا دریافت فرماتے۔ اگر علالت کا ذکر ہوتا اور دعا کیلئے عرض کرتا تو بعض اوقات عاجزی سے بار بار دعا کرتے۔

خدمت خلق

آپ کا پیشہ طب تھا۔ لیکن آپکا حسن خلق یہ تھا کہ غیر احمدیوں کو بھی آپ کی وفات کے ہفتہ بعد بھی آپ کے ذکر پر میں نے اپنی آنکھوں سے اشکبار دیکھا۔ غرباء کا نہ صرف علاج مفت کرتے بلکہ بعض دفعہ حسب استطاعت ان کی مالی امداد بھی کرتے۔

آپ نے مجھے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اپنی جوتی اور کندھے کا کپڑا اتار کر آپ کے سامنے رکھ دیا اور زار زار رونا شروع کر دیا۔ حکیم صاحب! میرا اس دنیا میں کوئی نہیں اور میرے پاس بھی کچھ نہیں سوائے اس جوتے اور کپڑے کے یہ لے لیجئے اور میرا علاج کیجئے میرے تمام دانتوں میں پیپ پڑ گئی ہے (اس نے کسی نائی سے داڑھ نکلوائی تھی) آپ نے فرمایا۔ میں حکیم ہوں۔ قصاب نہیں ہوں اس کے بعد اس کا علاج بھی کیا اور گھر سے پرہیزی کھانا بھی پکا کر دیتے رہے۔ مجھے ذاتی علم ہے ایک دفعہ دس بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مریض دیکھنے گئے اور ایک پیسہ فیس بھی نہ لی

آخری رمضان

اگرچہ آپ کی صحت کمزور تھی۔ میں نے بھی عرض کی کہ امسال آپ روزے نہ رکھیں۔ لیکن صرف ایک روزہ قضاء کیا۔ وہ بھی اس لئے کہ شدید بارش کی وجہ سے دکان تک کھانا نہ پہنچ سکا۔ جب قرآن مجید کو دوسری بار ختم کر رہے تھے تو آشوب چشم کی تکلیف ہو گئی ہمشیرہ نے عرض کیا۔ میں آپ کی طرف سے قرآن مجید ختم کرتی ہوں۔ آپ نے انکار فرمایا اور سخت تکلیف میں بھی آپ خود ہی تلاوت فرماتے رہے اور تلاوت رمضان کے علاوہ بھی آپ دن میں تلاوت متعدد بار کرتے۔ صبح کی نماز بھی میں آٹھ سالہ پوتے کو بھی مسجد میں ساتھ لے جاتے۔

حوصلہ

ہمت اتنی مضبوط اور حوصلہ اتنا بلند تھا کہ بعض اوقات نوجوان کو مذاق کرتے کہ تم لوگوں کی جوانی بھی کیا جوانی ہے۔ ہم جوانی میں یوں کرتے تھے آخری بیماری میں کوئی بات ہوئی تو بڑی ہمشیرہ کو فرمانے لگے کہ مجھے ذرا سانس کی تکلیف ہے اگر یہ ٹھیک ہو جائے تو میں اب بھی تم سے طاقتور ہوں۔ چمچہ سے منہ میں پانی ڈالنا چاہا تو پانی لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں خود اٹھ کر پیوں گا۔ اور ایسا ہی کیا۔ آپ کی ہمشیرہ نے ہمیں تار دینے کے لئے کہا تو فرمایا نہیں میں اچھا ہوں۔ تار دینے نہ دو۔

علالت

آپ کی اصل مرض دل کا بڑھ جانا تھا ۱۹۵۹ء کے جلسہ سالانہ پر آپ شدید علیل تھے تھوک میں خون آنے لگا۔ آپ کے فرمانبردار بھتیجے کراچی سے آئے ہوئے تھے انہوں نے تپ دق تشخیص کی اور علاج شروع کر دیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے دیکھا تو فرمایا۔ دل بڑھ رہا ہے چنانچہ آپ کے مشورہ کے مطابق ایکسرے کروایا گیا تو یہی تشخیص ہوئی پھیپھڑے بالکل صاف تھے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے نہایت شفقت اور توجہ سے علاج فرمایا۔ الغرض والد صاحب کی صحت اچھی ہونے لگی بعض ادویہ کراچی سے منگواتے رہے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ والد صاحب نے علاج جاری نہ رکھا۔ چنانچہ آپ کی ادویہ میں سے وہ دوائیاں بھی نکلیں اور آپ نے ان کا استعمال ترک کر دیا تھا۔ اب پھر اچانک وہی حملہ ہوا۔ دل متورم ہو گیا اور جان لیوا ثابت ہوا۔ جمعہ کی صبح کو خود غسل فرمایا۔ اپنی ہدایات کے ماتحت ادویہ منگواتے رہے اور یہ خیال کیا کہ سانس کی معمولی تکلیف ہے رسول ہسپتال کے ڈاکٹر کو سات آٹھ میل سے منگوایا۔ اپنے ہاتھ سے اس دن صدقہ و خیرات کیا۔ آخری منٹ تک ہوش سے رہے اور آپ کو احساس نہیں ہوا کہ آپ کا آخری وقت ہے۔ اس لئے کوئی وصیت نہیں فرمائی جمعہ کے دن شام کو عصر کے بعد احباب تیمارداری کے لئے آئے پوچھا کیا حال ہے تو فرمایا تکلیف ہی ہے کوئی افاقہ نہیں۔ منہ دوسری طرف تھا۔ آپ کی ہمشیرہ نے کہا بھائی منہ اس طرف کر لیں فرمایا اچھا اور چارپائی کے بازو پکڑ کر کروٹ لینے لگے۔ ہمشیرہ نے سہارا دینا چاہا ایک ہاتھ گردن کے نیچے رکھا پہلو بدلنا چاہا تو گردن ڈھلک گئی اور جلد ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ معلوم ہوتا ہے حرکت قلب یکدم بند ہو گئی۔

وفات کی خبر فوراً گاؤں میں پھیل گئی۔ تمام گاؤں اکٹھا ہو گیا۔ احباب جماعت نے تابوت تیار کیا۔ لائلپور سے ٹرک لایا گیا۔ بچے بوڑھے مرد و زن محبت کے آنسو نچھاور کرتے (باقی صفحہ ۸ پر)

خدمت دین کی توفیق ملنا بہت بڑا انعام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہمیں اگر خدمت کی توفیق ملتی ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر فضل ہو رہا ہے اور ہمیں اس کی رضا حاصل ہے۔ اور اگر ہمیں خدمت کی توفیق نہیں ملتی تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے خفا ہے اور وہ ہمیں قربانیوں سے محروم کر کے ہمیں سزا دے رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے جو اپنے بندوں سے خدمت لیتا ہے۔ بندوں کا خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں ہوتا ..... خدمت کے مواقع سے محروم ہو جانا یا اس میں کمی واقع ہو جانا یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا نشان ہوتا ہے۔ خواہ دنیا میں کسی کو نظر آئے یا نہ۔"

تحریک جدید کا کام ہم سے دائمی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم نے جو وعدے بطیب خاطر کئے ہیں انہیں خوشی سے پورا کریں تاکہ آئندہ سال اس سے بھی بڑھ کر حصہ لے سکیں۔

تحریک جدید سال ۲۶ پر نو ماہ گذر رہے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں فرمایا وہ جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۱۶۲ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ ربوہ —/۱۵۰
۱۶۳- مکرم ملک عزیز احمد صاحب پنشنر پشاور چھاؤنی —/۱۵۰
۱۶۴- مکرم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور شہر —/۱۵۰
۱۶۵- مکرم جناب ہدایت اللہ خانصاحب ٹوڈ نزنگ زئی " —/۱۵۰
۱۶۶- مکرم خلیفہ عبد المنان صاحب جی ٹی روڈ پشاور حال کراچی —/۱۵۰
۱۶۷- مکرم جناب لطیف احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر پشاور شہر —/۱۵۰
۱۶۸- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " —/۱۵۰
۱۶۹- مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امپیریل الیکٹرک سٹور " —/۱۵۰

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

فوری ضرورت ہے!

تحریک جدید انجمن احمدیہ کی اراضی محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کے سکول میں ایک سائنس پڑھانے والے گریجویٹ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کا بی ایس سی یا ٹرینڈ ایف ایس سی ہونا ضروری ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ رہائشی مکان اور چارہ وغیرہ کی سہولتیں بھی دی جائیں گی۔ ملازمت کے خواہشمند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ یا دفتر کے اوقات میں بالمشافہ گفتگو کریں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ضرورت مند احباب کے لئے

(۱) گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ پشاور

داخلہ فرسٹ ایئر ڈپلومہ کورسز:- (۱) ایل ایم ای (۲) ایل ای ای۔ عرصہ ٹریننگ ہر ایک سہ سالہ۔ چوتھا سال عملی ٹریننگ آغاز سیشن ۷/۹۔ داخلہ قابلیت کے معیار پر گنجائش ہوسٹل محدود۔ شرائط: میٹرک د سائنس، ریاضی۔ ڈرائنگ والے کو ترجیح (عمر ۷/۹ کو ۱۵ تا ۲۰۔ آخری تاریخ درخواست ۱۰/۸۔ پراسپکٹس و فارم درخواست دفتر پرنسپل سے حاصل ہوں

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۷)

(۲) گورنمنٹ ڈیویلپمنٹ ویونگ و فنشنگ سنٹر شاہدرہ

داخلہ ویونگ ڈیپارٹمنٹ (۱) اے کلاس۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس پلین و آٹو میٹک لوم ویونگ۔ شرائط ایف اے۔ ایف ایس سی و بی اے کو ترجیح۔ (۲) بی کلاس دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس پلین و آٹو میٹک لوم ویونگ شرط سیکنڈ ڈویژن میٹرک سائنس والے کو ترجیح۔ (۳) سی کلاس پریکٹیکل کورس ویونگ۔ شرط خواندہ۔ دستکار کو ترجیح۔

داخلہ ڈائینگ ڈیپارٹمنٹ:- (۱) فورمین ڈائر کلاس -۲½ سالہ۔ ڈپلومہ کورس ڈائنگ بلیچنگ و فنشنگ آف ٹیکسٹائلز۔ شرط میٹرک سائنس۔ (۲) آرٹیزن ڈائینگ کلاس:- ۱½ سالہ سرٹیفکیٹ کورس ڈائینگ بلیچنگ و فنشنگ ٹیکسٹائلز۔ شرط مڈل پاس۔ دستکار کو ترجیح۔

(۳) کیلیکو پرنٹنگ کلاس:- ۱½ سالہ سرٹیفکیٹ کورس کیلیکو پرنٹنگ۔ شرط خواندہ دستکار کو ترجیح۔ محدود تعداد میں وظائف قابلیت کے معیار پر۔ درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سنسدات بنام جنرل مینیجر سنٹر مذکور ۲۸/۶۰ تک۔

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۷)

(۳) امتحان پولیس سروس آف پاکستان ۱۹۶۰ء

امتحان مقابلہ سوموار ۲۶/۹/۶۰ کو کراچی لاہور و ڈھاکہ میں۔ قواعد و فارمہائے درخواست ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر فیڈرل سروس کمیشن کراچی۔ لاہور و ڈھاکہ سے۔ و ڈپٹی کمشنر ضلع سے طلب کریں۔ مکمل درخواستیں ۹/۸/۶۰ تک بنام سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن۔

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۳)

(۴) نیوی میں کمیشن بنا بر انجنیئرنگ ڈگری

انٹرویو پاکستان نیوی سلیکشن بورڈ و انٹر سروسز سلیکشن بورڈ۔ بصورت کامیابی عہدہ ایکٹنگ سب لفٹیننٹ تنخواہ و الاؤنس مطابق شرح مستقل کمیشن افسر۔ شرائط: ۱/۹/۶۰ کو عمر ۲۳½ تک۔ ڈگری مکینیکل یا الیکٹریکل انجنیئرنگ غیر شادی شدہ۔ فارمہائے درخواست و تفصیلات نیول ریکروٹنگ آفس پشاور، راولپنڈی یا لاہور۔ کراچی ڈھاکہ اور چٹاگانگ سے یا براہ راست نیول ہیڈکوارٹرز کراچی سے طلب کریں۔ مکمل درخواست ۱۲/۸/۶۰ تک نیول ہیڈکوارٹرز۔ سی ڈبلیو (C W) سیکشن کراچی میں ارسال ہوں۔

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۴)

(۵) ٹریننگ ویلیج ایڈ ورکر

عرصہ ٹریننگ یک سال وظیفہ ۲۰/- بعد ٹریننگ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ انٹرویو برائے داخلہ اگست ۱۹۶۰ء دو گروپ امیدواران اول اضلاع لاہور۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ دوم راولپنڈی جہلم و گجرات۔ شرائط میٹرک عمر ۱/۸ کو ۲۰ تا ۳۵

درخواستیں مجوزہ فارم پر بنام پرنسپل ویلیج ایڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لالہ موسیٰ۔ مصدقہ نقول اسناد و سرٹیفکیٹ سکونت مصدقہ تحصیلدار۔ فارم درخواست و پراسپکٹس ساڑھے تین آنے بھیج کر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بک ڈپو لاہور سے یا پرنسپل صاحب سے یا ڈائریکٹر نیشنل ڈیویلپمنٹ سے طلب کریں

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۵)

(۶) داخلہ گورنمنٹ کالج آف کامرس و اکنامکس کراچی

ایف وائی کامرس اور سہ سالہ بی کام ڈگری کورس میں داخلے کے لئے درخواستیں ۲۵/۷/۶۰ و ۵/۸/۶۰ تک بالترتیب بنام پرنسپل مشمولات: (۱) پروویژنل سرٹیفکیٹ (۲) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۳) فہرست نمبرات (۴) دو پاسپورٹ سائز فوٹو۔ انتخاب بعد انٹرویو

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۶)

(۷) توسیع میعاد داخلہ ایگریکلچر کالج ٹنڈو جام

آخری تاریخ بعد توسیع برائے درخواست ۲۲/۷/۶۰

(پ رٹ ۷/۶۰ ۱۶)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

مغربی پاکستان کے کسی دریا میں طغیانی کا خطرہ نہیں ہے

صوبے کے تمام سیلاب زدہ علاقوں میں حالات معمول پر آرہے ہیں

لاہور ۲۰ جولائی۔ مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں پانی کی سطح کم ہوگئی ہے۔ اور اب کسی دریا میں کسی مقام پر سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں۔ ان دریاؤں میں کل پھر سے پانی کی سطح بڑھ گئی تھی۔

صوبائی دارالحکومت میں آمدہ اطلاعات کے مطابق دریائے راوی میں آج شاہدرہ کے مقام پر کل کے مقابلہ میں پانی کی سطح قدرے بڑھ گئی تھی۔ تاہم رات کے وقت یہاں بھی پانی کے اخراج میں کمی آگئی۔ دریائے چناب میں تمام مقامات پر پانی گر گیا ہے۔

جھنگ۔ سرگودھا۔ جہلم۔ سیالکوٹ اور صوبے کے دوسرے متاثرہ علاقوں میں حالات معمول پر آرہے ہیں۔ ضلع مظفر گڑھ کے ایک بند کو چناب کے سیلاب سے معمولی خطرہ پیدا ہوگیا تھا تاہم پانی کا زور ٹوٹنے سے اب یہاں صورت حال بہتر ہوگئی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں اور دوسرے علاقوں میں بھی حالات معمول پر ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق جہلم کے علاقہ میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں قریباً دو انچ بارش ہوئی ہے جس سے دریائے جہلم میں پانی بڑھنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ حکام نے اس سلسلہ میں متعلقہ علاقہ کے لوگوں کو مطلع کر دیا ہے۔

تاہم ابھی دریا کی سطح معمول کے مطابق ہے۔

سکھر بیراج کو سیلاب سے کوئی خطرہ نہیں

سکھر ۲۰ جولائی۔ آب پاشی کے حکام کی اطلاع کے مطابق جنوبی علاقے میں سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر چوبیس گھنٹے کڑی نظر رکھی جا رہی ہے

. . . .

. . . . دریا کے دونوں کناروں پر دو میل لمبے حفاظتی بندوں کو مضبوط بنانے کے لئے مزدور لگا دیئے گئے ہیں تاکہ پانی بند ہونے سے پہلے انہیں مضبوط بنا لیا جائے۔ سکھر بیراج میں پانی کا اخراج پانچ لاکھ چھیاسی ہزار سات سو بیانوے کیوسک تھا۔ اس ہفتے پانی کا سب سے زیادہ اخراج ساڑھے سات لاکھ کیوسک ۲۱ جولائی کو متوقع ہے گزشتہ چند سال میں سکھر بیراج میں پانی کا سب سے زیادہ اخراج ۵۷-۱۹۵۶ء میں ہوا تھا۔ جب اس کی مقدار نو لاکھ اٹھارہ ہزار ایک سو بارہ کیوسک پہنچ گئی تھی۔

افغانستان سے پاکستانیوں کا اخراج

لنڈن ۲۰ جولائی۔ مشہور مقامی روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے نامہ نگار مقیم کابل کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ کابل میں برطانوی اور امریکی سفارت خانوں سے پاکستانی عملے کو اہم ذمہ داریوں سے سبکدوش کیا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت افغانستان پاکستانیوں کو ایک خاص پالیسی کے تحت ویزا دینے سے انکار کر رہی ہے اس کا باعث پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کی کشیدگی ہے روزنامہ نے لکھا ہے کہ یہ معاملہ ابھی نازک مرحلہ میں داخل نہیں ہوا۔ لیکن عملے کی قلت کی وجہ سے دونوں سفارت خانوں کو خاصی تشویش پیدا ہوگئی ہے برطانوی سفارت خانہ میں بیشتر پاکستانی ملازم ہیں۔ اور انہیں افغانستان چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

گورنر نے راول بند کا معائنہ کیا

راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کل صبح کالا باغ سے یہاں پہنچنے کے بعد کمشنر راولپنڈی مسٹر غیاث الدین کی معیت میں راول بند دیکھنے چلے گئے۔ آپ نے وہاں کام ہوتے دیکھا اور بند کے انجینئروں سے بند کی تفصیلات پر بات چیت کی۔

نئے درآمد کنندگان کے لئے لائسنس

کراچی ۲۰ جولائی۔ چیف کنٹرولر درآمد و برآمد نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بعض اشیاء کی درآمد کے لئے ایسے نئے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی جو اس سے پہلے کوئی برآمدی کاروبار کرتے رہے ہوں اس لئے درخواست دینے کے خواہشمند افراد کو یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستوں میں اس بات کا ذکر کریں کہ کیا انہوں نے گزشتہ تین سال کے دوران میں کوئی برآمدی کاروبار کیا ہے؟ انہیں اپنی درخواستوں میں برآمدی اشیاء، ملک جسے یہ چیزیں برآمد کی گئیں اور برآمدی اشیاء کی اندازاً مالیت کا ذکر بھی کرنا چاہیئے — درخواستوں کے ساتھ متعلقہ بینک یا ان کے فوٹو اور برآمدی بل بھی بھیجنے چاہئیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

ثانوی تعلیم کے لئے ایک نئے اور موزوں نصاب کی تدوین

تدریس کی عمومی سکیمیں مرتب کرنے کا کام مکمل ہوگیا

ایبٹ آباد ۲۰ جولائی۔ ثانوی تعلیم کی نصاب کمیٹی کا پہلا اجلاس ختم ہوگیا ہے۔ اور اس نے بارہویں جماعت تک تینوں مراحل کی تدریس کے لئے عمومی سکیمیں مرتب کر لی ہیں۔

نصاب تعلیم کمیٹی نے وہ اصول بھی متعین کر دیئے ہیں۔ جن کی روشنی میں علیحدہ علیحدہ مضمون کے لئے کورس مرتب کرنے والی کمیٹیاں تفصیلی نصاب تیار کریں گی۔ ثانوی تعلیم کی نصاب کمیٹی مرکزی حکومت نے قائم کی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ قومی تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نئے نصاب اور کورس مرتب کئے جائیں کمیٹی کا اجلاس یہاں ۱۷ جولائی کو شروع ہوا تھا۔ اور اس سے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے بھی خطاب کیا تھا۔ اجلاس کی صدارت مغربی پاکستان کے ثانوی تعلیمی بورڈ کے چیئرمین پروفیسر تاج محمد خیال نے کی تھی۔ اور اس میں ۴۵ ارکان شریک ہوئے تھے۔

کمیٹی نے تدریس کی جو عمومی سکیم مرتب کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں کی مخصوص ضروریات کو نظر انداز کئے بغیر قومی مقاصد حاصل کئے جائیں۔ نیا نصاب تعلیم اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ بچے جس ماحول میں رہتے ہیں۔ اس کا بھی لحاظ رکھا جائے اس کے ساتھ ساتھ ہر جگہ انہیں ایسی باتیں بھی پڑھائی جائیں کہ وہ قومی تقاضوں کو سمجھ سکیں۔ اور پاکستانی قومیت کے علم بردار بن سکیں۔ توقع ہے کہ اب ملک میں تدریس کا ایک ایسا نظام قائم ہو سکے گا۔ جو مقامی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی ان میں وحدت اور یک جہتی کا احساس پیدا کرے گا ہر مضمون کا علیحدہ علیحدہ نصاب مرتب کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جا رہی ہیں۔ ہر مضمون سے متعلق کمیٹی میں نصاب کمیٹی کا وہ رکن بھی شامل ہوگا۔ جو اس میں ماہر ہے

عربوں کی طرف سے غیر ملکی کمپنیوں کا بائیکاٹ

بیروت ۲۰ جولائی عربوں کی ایک مشترکہ کمیٹی نے تیس سے زائد ایسی فرموں کی فہرست مرتب کی ہے۔ جو اسرائیل سے کاروبار کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ عربوں کو تجارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ ان میں امریکہ۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ سپین۔ ہالینڈ جاپان۔ کینیڈا۔ اٹلی اور فرانس کی فرمیں شامل ہیں۔ امریکی فرموں میں فائرسٹون اور سٹوڈی بیکر پیکارڈ کارپوریشن بھی شامل ہیں۔ اکثر کمپنیوں کے نام شائع نہیں کئے گئے تمام عرب ممالک کمیٹی کے فیصلے کے پابند نہیں ہوں گے۔

متروکہ جائدادوں کے اعلانات کی پڑتال

لاہور ۲۰ جولائی نومبر اور دسمبر ۱۹۵۸ء میں عوام کی طرف سے مارشل لاء کے ضابطہ ۸۹ کے تحت متروکہ جائیدادوں کے سلسلے میں فراہم کئے گئے اعلانات پر جو کاروائی کی گئی تھی اس کی تفصیلات کی جانچ پڑتال کے لئے چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے چار ٹیمیں مقرر کر دی گئی ہیں جو (۱) پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن (۲) راولپنڈی اور لاہور ڈویژن (۳) ملتان اور بہاولپور ڈویژن اور (۴) خیرپور حیدرآباد، کوئٹہ، قلات اور کراچی سے تعلق رکھتی ہیں۔

بجلی سے ٹرینیں چلانے کا پروگرام

لاہور ۲۰ جولائی۔ ریلوے کے برطانوی ماہروں کی ایک جماعت ان دنوں مغربی پاکستان میں اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ اس صوبے میں ٹرینیں بجلی کے ذریعے چلائی جا سکتی ہیں یا نہیں۔ کل اس جماعت نے مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے افسروں سے دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ جس میں زیادہ تر اس سوال پر بحث ہوئی کہ حسب ذیل چار مجوزہ سیکشنوں پر بجلی کے ذریعے ٹرینیں چلانے کے لئے صوبے کی استطاعت کتنی ہے؟

(۱) لاہور راولپنڈی سیکشن (۲) لاہور خانیوال سیکشن (۳) لاہور کوٹری سیکشن (۴) کراچی کوٹری سیکشن۔

واپڈا کے چیف انجینئر چوہدری عبدالحمید نے برطانوی ماہروں کو بتایا کہ اس وقت صوبے میں کتنی بجلی دستیاب ہو سکتی ہے اور بجلی پیدا کرنے کے لئے کون سے نئے منصوبے بن چکے ہیں یا کون سے منصوبے ہیں جن پر اس وقت عمل کیا جا رہا ہے۔

اطلاع ملی ہے برطانوی ماہر واپس برطانیہ جا کر اپنے ردعمل کا اظہار کریں گے جس کی بنا پر واپڈا تخمینہ لگائے گا کہ چاروں سیکشنوں پر بجلی کے ذریعہ ٹرینیں چلانے کے لئے جس بجلی کی ضرورت پڑے گی۔ اس کی قیمت کتنی ہوگی؟

واپڈا کے افسروں نے متذکرہ ملاقات کے بعد بتایا کہ آج کی ملاقات میں جن ٹیکنیکل معلومات کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیلات پر مزید غور و خوض کیا جائے گا اس قسم کی ایک اور تفصیلی ملاقات ستمبر میں ہوگی۔ جس کے بعد بجلی کے ذریعے ٹرینیں چلانے کا منصوبہ بنایا جائے گا لیکن آخری فیصلہ مرکزی حکومت کرے گی۔

... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

پاکستان کو ایک ارب سولہ[16] کروڑ پینتیس[35] لاکھ پچاس[50] ہزار ڈالر کی امداد

امریکہ کے ترقیاتی فنڈ کا قرضہ اس امداد کے علاوہ ہے

کراچی ۲۱ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک پاکستان کو امریکہ سے ایک ارب سولہ کروڑ پینتیس ۳۵ لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی امداد مل چکی ہے۔ امریکہ کی یہ امداد تین مختلف مدوں میں مل رہی ہے (۱) منصوبہ بندی کے سلسلے میں تعاون (۲) اجناس کے سلسلے میں امداد کا یقین (۳) ٹیکنیکل امداد —

اس کے علاوہ ۱۹۵۸ء میں قائم شدہ امریکی ترقیاتی فنڈ مارچ تک پاکستان کو چودہ قرضے دے چکا ہے جن کی مالیت تیرہ کروڑ پینتیس ۳۵ لاکھ پچاس ہزار ڈالر ہے۔ یہ قرض دونوں سرکاری اور غیر سرکاری سیکٹروں کے لئے دیا گیا۔ بحثار امریکہ کے ترقیاتی فنڈ نے صنعتی قرضے دینے اور سرمایہ لگانے والی کارپوریشن کے لئے ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا ہے تاکہ ملک کے نجی صنعت کاروں کی امداد کر سکے پاکستان کو اجناس کی شکل میں جو امداد ملی تھی وہ ۳۱ مارچ تک چھیاسی کروڑ بیاسی لاکھ بیس ہزار ڈالر کے برابر تھی۔ اس مد کے تحت عام طور پر جو اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ایسا سامان ہوتا ہے جس سے صنعتی ترقی میں بڑی مدد ملتی ہے۔ براہ راست امداد کے علاوہ پاکستان کو امریکہ کی فاضل زراعتی پیداوار سے بھی امداد مل رہی ہے اس کی ادائیگی پاکستانی روپے میں کی گئی ہے۔

بلجمی فوجوں کے انخلاء کیلئے کانگو حکومت کا فیصلہ

(بقیہ صفحہ اول)

کے طیارے گھانا کی فوج کانگو پہنچانے کے لئے وہاں (اکرا) پہنچ رہے ہیں۔ آزادی اطلاع کے مطابق سویڈن کی ایک بٹالین فوج ساز و سامان کے ساتھ بذریعہ طیارہ قاہرہ روانہ ہو گئی ہے جہاں سے وہ کانگو جائے گی اقوام متحدہ کی طرف سے جن ملکوں سے فوج بھیجنے کی اپیل کی گئی ہے جب ان سب کی فوجیں کانگو پہنچ جائیں گی تو ان کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جائے گی۔

بلجمی خبر ایجنسی کی اطلاع کے مطابق آج شمال مغربی کانگو میں بلجم کا ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ۱۳ سپاہی ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔

اقوام متحدہ کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ کانگو کے دو وزیر نیویارک پہنچ گئے ہیں تاکہ حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شریک ہو سکیں وزیر خارجہ بلجم بھی نیویارک پہنچ گئے ہیں۔ وہ بلجم کی نمائندگی کے فرائض انجام دیں گے وہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کریں گے کہ کانگو کو اسلحہ بھیجنے کی ممانعت کر دی جائے

اس سال طلبہ کو ایک سو چالیس[140] اور طالبات کو سَو[100] وظائف ملیں گے

محکمہ تعلیم نے وظیفوں کی تفصیلات کا اعلان کر دیا

لاہور ۲۱ جولائی۔ نئی سکیم کے تحت اس سال محکمہ تعلیم نے طلباء کو بھی اور طالبات کو ایک سَو وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ طالبات کے سو وظائف میں سے پچاس اہلیت کی بنا پر دیئے جائیں گے۔ چالیس ایف ایس سی نان میڈیکل کی طالبات اور دس کالج آف ہوم اینڈ سوشل سائنس گلبرگ لاہور کی طالبات کو دیئے جائیں گے۔

اقامتی وظیفہ کی رقم ۳۵ روپیہ ہو گی اور ساتھ ہی ٹیوشن فیس بھی ادا کی جائے گی۔ غیر اقامتی وظیفہ کی رقم ٹیوشن فیس کے علاوہ پندرہ روپے مقرر کی گئی ہے توقع ہے کہ اس سال جن لڑکوں نے ۷۷۳ یا اس سے زیادہ نمبر اور جن لڑکیوں نے ۷۰۴ یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں انہیں وظیفہ مل جائے گا۔ کالج آف ہوم اینڈ سوشل سائنس اور ایف ایس سی (نان میڈیکل) میں داخلہ لینے والی طالبات کو وظائف دینے کے سلسلہ میں نمبروں کی کوئی قید نہیں رکھی گئی ہے۔ انہیں وظائف دینے کے لئے علیحدہ معیار مقرر کیا جائے گا۔ بلکہ توقع ہے۔ کہ ایف ایس سی (نان میڈیکل) میں داخلہ لینے والی ہر لڑکی کو وظیفہ مل سکے گا بشرطیکہ وہ عمر اور آمدنی سے متعلق شرائط پوری کر دے۔ ان کے علاوہ پانچ وظائف بی کلاس انجینئرنگ کے لئے۔ پانچ انجینئرنگ سکول رسول اور چھ کالج آف اینمل ہسبنڈری لاہور کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ان میں اقامتی وظیفہ کی رقم ٹیوشن فیس کے علاوہ تیس روپے اور غیر اقامتی وظیفہ کی رقم ٹیوشن فیس کے علاوہ پندرہ روپے . . . .

. . . . مقرر کی گئی ہے یاد رہے کہ پرانی سکیم کے تحت دس دس روپیہ کے ۲۱ وظائف اور بیس بیس روپیہ کے پچیس وظائف دیئے جاتے تھے ٹیوشن فیس ان کے علاوہ ہوتی تھی اور لڑکیوں کو صرف پندرہ روپیہ ماہوار کے بارہ وظائف دیئے جاتے تھے وظائف کے لئے دو لاکھ ۴۳ ہزار دو سو چوبیس روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کی جانب سے جو اطلاع شائع ہو چکی ہے۔

اسے منسوخ سمجھا جائے۔ مستحق امیدواروں کو اس سلسلہ میں اپنے ہیڈ ماسٹروں یا ہیڈ مسٹریسوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ امیدوار آفیسر انچارج وظیفہ جات محکمہ تعلیم (بالمقابل قصر سخاوت ۸ ملتان روڈ لاہور) کی طرف بھی رجوع کر سکتے ہیں۔ یا ٹیلیفون نمبر ۶۶۷۹۲ پر تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں

درخواست دعا

میری بھاوجہ بشیر بیگم صاحبہ کی دائیں آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور دوسرے احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مجید احمد آف ننگل باغباناں خلافت لائبریری ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم غلام یٰسین صاحب بٹ آف لاہور کی اہلیہ محترمہ مختصر سی علالت کے بعد اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ یٰسین صاحب دین کا درد رکھنے والے نوجوان ہیں وہ لندن میں مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ اور سارے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ ان کے ذریعہ سے کئی احباب حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صبر اور ہمت کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(قاضی) محمد اسحٰق بسمل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور

میرے والد مرحوم (بقیہ صفحہ ۵)

ان کی نیکی۔ کم گوئی۔ شرافت کا تذکرہ کرتے۔ خدا کا شکر ہے کہ والدہ اور والد دونوں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ خدا کے برگزیدہ مسیح کے ارشاد کے مطابق وہ خوش نصیب رضوان یار کے ہار پہنے جنت میں ابدی بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارا بھی اور ہماری اولاد کا بھی انجام بخیر کرے۔ آمین۔

شکریہ احباب: بعض جماعتوں نے والد مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھا اور تعزیت بھی فرمائی اسی طرح بعض افراد کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے۔ میں انشاء اللہ ان سب کا فرداً فرداً جواب دوں گا۔ میرا دل تشکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے جب جماعت اور بزرگان کی طرف سے اس شفقت اور محبت کا سلوک دیکھتا ہوں۔ یہ مؤدت اور محبت اتنی بڑی نعمت ہے کہ دنیا بھر کی دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اے خدا تو ان سب پر اپنی برکات نازل فرما۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ میں ایک نہایت شفیق ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنت نصیب کرے اور ان کے درجات میں

۴ مدارج عطا فرمائے اور ملجا و ماویٰ وہ خود بن جائے کہ اس کے بغیر کوئی پناہ نہیں۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴